بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنابِ سپیکر!

میرے لئے یہ امر اعزاز کی بات ہے کہ مجھے عوام کے اعتماد سے معمور اور ان کی خدمت کے جذبے سے سرشار پاکستان مسلم لیگ (ن) کی نومنتخب حکومت کا پہلا سالانہ بجٹ پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ پاکستان کے عوام نے حکومت پنجاب کی پانچ سالہ کارکردگی کو سراہتے ہوئے 11 مئی کو ایک مرتبہ پھر ہماری قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔ پنجاب اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) کی تاریخی اکثریت اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ پنجاب کے عوام اپنی دیانتدار، انتھک، مخلص اور باصلاحیت قیادت پر غیر متزلزل یقین رکھتے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

2. میں اپنے قائدین، وزیراعظم پاکستان جناب میاں محمد نواز شریف اور وزیراعلیٰ پنجاب جناب محمد شہباز شریف کو خصوصی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پاکستان کے عوام نے ان کی قائدانہ صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں وطن عزیز کو مسائل کے بھنور سے نکالنے کی ذمہ داری سونپی ہے۔ ہمارے قائدین کو پاکستان کو درپیش مسائل اور چیلنجز کا مکمل ادراک ہے۔ میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس پاکستان کو قائد اور علامہ اقبال کے خوابوں کی تعبیر بنانے کے لئے اپنے شب و روز ایک کر دیں گے۔

جنابِ سپیکر!

3. مسلم لیگ (ن) اپنے قائد وزیراعظم پاکستان جناب میاں محمد نواز شریف کی زیر قیادت ایک ایسے دور کا آغاز کرنے جا رہی ہے جس میں ہمیشہ کی طرح ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر صرف اور صرف پاکستان کی خدمت کا جذبہ ہو گا۔ مجھے فخر ہے کہ وزیراعظم پاکستان جناب میاں محمد نواز شریف نے ہمیشہ کی طرح سیاسی بصیرت کا ثبوت دیتے ہوئے ''اقتدار نہیں اقدار'' کے نعرہ کو عملی شکل دی ہے۔ بلوچستان میں حکومت بنانے کی اہلیت رکھنے کے باوجود ہماری ویژنری قیادت نے بلوچستان کے عوام کے زخموں پر مرہم رکھنے اور انہیں قومی دھارے میں شامل کرنے کے لئے نیشنل ملی پارٹی کے سربراہ جناب ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کو وزیراعلیٰ بلوچستان کے منصب کے لئے نامزد کیا۔ قائد محترم جناب میاں محمد نواز شریف نے خیبر پختونخوا کے عوام کے مینڈیٹ کو قابل احترام سمجھتے ہوئے

تحریک انصاف کی قیادت کو صوبہ خیبر پختونخوا میں نہ صرف حکومت بنانے کا موقع دیا بلکہ اسے وفاقی حکومت کے مکمل تعاون کا بھی یقین دلایا ہے۔ اسی طرح حکومت سندھ کو بھی وفاقی حکومت کی مکمل سپورٹ کی یقین دہانی کروائی گئی ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جو وقت کا تقاضا ہے اور مجھے فخر ہے کہ ہماری قیادت نے پاکستان کے وسیع تر مفاد میں اسی راستے پر گامزن ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ ؎

نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز

یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کے لئے

جنابِ سپیکر!

4. قائد محترم وزیراعلیٰ پنجاب جناب محمد شہباز شریف نے تیسری بار وزیراعلیٰ منتخب ہونے کے بعد اس ایوان میں نوتشکیل شدہ حکومت پنجاب کے ویژن کی نشاندہی کی تھی۔ خادم پنجاب نے تاریخی مینڈیٹ کی تکمیل کے لئے آئندہ پانچ سالہ معاشی وژن کی تیاری درج ذیل اصولوں پر استوار کی ہے:

- ☆ تمام تر حکومتی ذرائع کو بروئے کار لاتے اور نجی شعبہ کو ساتھ لے کر چلتے ہوئے معاشی ترقی کا حصول اور روزگار کے بیش بہا مواقع کی فراہمی
- ☆ تعلیم اور صحت کے ثمرات میں اضافہ کے ذریعے افراد کو روزگار کے مواقع سے استفادہ کے قابل بنانا تاکہ ان کا معیار زندگی بلند ہو سکے۔
- ☆ اس امر کو یقینی بنانا کہ صوبے کے غریب ترین عوام اور غریب ترین علاقے صوبے کی معاشی ترقی کے ثمرات سے مستفید ہونے میں دوسروں سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

5. عوامی مینڈیٹ کے تقاضوں پر مبنی معاشی وژن ہم سے درج ذیل مشکل چیلنجوں سے بھی نبرد آزما ہونے کا متقاضی ہے:

- ☆ عوام سے وصول کردہ ٹیکسوں کا ایسا معیاری و منصفانہ استعمال جو شہریوں کو یقین دلا سکے کہ ان کا پیسہ انہی کے لئے بہترین تدبیر سے صرف ہو رہا ہے۔
- ☆ عوامی سہولیات کی فراہمی میں عمدگی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ غیر ضروری اخراجات کا قلع قمع

☆ نظامِ ٹیکس کو تمام شہریوں کے لئے ایسی منصفانہ بنیادوں پر استوار کرنا کہ اضافی محاصل کا حصول ممکن ہو سکے جو کہ معاشی وژن سے متعلقہ مالی چیلنجز سے نمٹنے میں مددگار ہوں۔

☆ اہم انفراسٹرکچر بالخصوص بجلی کی پیداوار سے متعلقہ ان مسائل کا حل جنہوں نے معیشت کو یرغمال بنا رکھا ہے۔

☆ امن و امان میں ایسی بہتری کہ نجی شعبہ سرمایہ کاری پر مائل ہو اور شہری سکون و ہم آہنگی سے سرشار ہوں۔

6. ہم عوام کے تہہ دل سے مشکور ہیں جنہوں نے وفاقی اور صوبائی حکومت کو عوامی ترجیحات کی ایک ہی لڑی میں پرو دیا ہے۔ اس مینڈیٹ کی بدولت ہم اپنے معاشی وژن کے حصول میں آڑے آنے والے توانائی کے بحران اور امن و امان کے چیلنجوں کو آڑے ہاتھوں لینے کے لئے تیار ہیں اور اس مقصد کے لئے ہمیں وفاق میں اب ایک سازگار ماحول بھی میسر ہے۔

7. میری تقریر سے آپ پر یہ واضح ہو جائے گا کہ اس سال کا بجٹ ہمارے معاشی ترقی کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کی ایک جامع تدبیر ہے۔ آنے والے ایام میں خادمِ پنجاب ایک ایسے بھرپور مشاورتی عمل میں مصروف ہوں گے جس کے نتیجے میں معاشی ترقی کا ایک ایسا روڈمیپ ابھرے گا جس کے معیار کو پرکھا اور ماپا جا سکے اور جس کے حصول کے لئے مالی وسائل بھی میسر ہوں۔

؎ اٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

جنابِ سپیکر!

8. توانائی کا بحران آج پاکستان کا سب سے سنگین مسئلہ ہے۔ یہ معزز ایوان اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ شعبہ توانائی سے متعلق زیادہ اختیارات وفاقی حکومت کے پاس ہیں۔ ہم نے اپنے گزشتہ دور حکومت میں حتی المقدور کوشش کی کہ اپنے آئینی اختیارات کے اندر رہتے ہوئے توانائی کے بحران کو حل کیا جائے تاہم سابقہ وفاقی حکومت کی عدم دلچسپی ہماری ان کوششوں کی راہ میں رکاوٹ رہی۔ میں یہاں حکومت پنجاب کے بگاس یعنی گنے کے پھوگ سے بجلی پیدا کرنے کے منصوبے کا حوالہ دینا چاہوں گا جو کہ ہماری تمام تر کوششوں کے باوجود سابقہ

وفاقی حکومت کی ہٹ دھرمی اور عدم توجہی کی نذر ہوا۔ خدا کے فضل سے اب وفاق میں بھی مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے جو کہ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کی زیر قیادت توانائی کے اس بحران سے نکلنے کی کاوشیں کر رہی ہے۔ حکومت پنجاب بھی اس ضمن میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے گی۔ انرجی ڈیپارٹمنٹ اور پنجاب پاور ڈویلپمنٹ بورڈ کو ہائیڈل، سولر، کوئلہ، گیس، بائیوگیس اور ہوا سے چلنے والے بجلی کے پیداواری پلانٹس پر کام کرنے کا ٹاسک سونپ دیا گیا ہے۔ توانائی کے اس بحران کو حل کرنے کے لئے حکومت پنجاب بگاس سے پیدا ہونے والی بجلی کے منصوبوں کے لئے پرائیویٹ سیکٹر کو سازگار ماحول فراہم کرے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ Coal Fired Thermal Power Plant اور چولستان میں سولر پاور جنریشن کو فروغ دینے کے لئے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کی بنیاد پر کام کیا جائے گا۔ ہم کوئی بلند بانگ دعویٰ نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن ہماری انتہائی کوشش ہوگی کہ ہم اپنی کارکردگی سے قوم کو اس بحران سے نجات دلائیں۔ مجموعی طور پر توانائی کے شعبے میں مختلف منصوبوں کے لئے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں 20 ارب 43 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔

جنابِ سپیکر!

9. مسلم لیگ (ن) کی پنجاب حکومت نے گزشتہ پانچ سال میں بیرونی امداد پر انحصار نہ کرنے اور اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی پالیسی اپنائی تھی۔ ہماری یہ کوشش رہی کہ ہم غیر ضروری اور غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی اور مالیاتی نظم ونسق کو بہتر بنا کر صوبے کی معیشت کو خودانحصاری کے راستے پر گامزن کریں۔ مجھے فخر ہے کہ تمام تر مسائل کے باوجود ہم اپنی خودانحصاری کی پالیسی پر گزشتہ پانچ سال عمل پیرا رہے اور خادم پنجاب نے آئندہ بھی انہی اصولوں پر چلنے کا اعلان کیا ہے۔

جنابِ سپیکر!

10. آپ کو یاد ہوگا کہ پنجاب حکومت گزشتہ پانچ برسوں میں کفایت شعاری کی پالیسی پر سختی سے عمل پیرا رہی تاکہ حکومتی اخراجات میں کمی کی جا سکے اور اس بچت سے عوامی فلاح و بہبود کی سکیمیں شروع کی جا سکیں۔ سادگی اور بچت کی یہ پالیسی آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھی جائے گی۔ اس ضمن میں پنجاب کے خصوصی احکامات کے تحت درج ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

☆ گزشتہ برسوں سے ہماری حکومت مسلسل نان سیلری غیر ترقیاتی اخراجات میں باقی اخراجات کی نسبت کم کر رہی ہے۔ اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے آئندہ مالی سال میں بھی وزیراعلیٰ آفس کے بجٹ میں گزشتہ سال کے تخمینہ جات کی نسبت 30 فیصد کمی کر دی گئی ہے۔

☆ باقی تمام محکموں کے Non-salary اخراجات میں 2013-14 کے تخمینہ جات پر 15 فیصد کم خرچ کیا جائے گا۔

☆ حکومتی محکموں کی Re-structuring اور Right-sizing کے لئے ایک کمیشن تشکیل دے دیا گیا ہے۔

☆ محکموں کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے Key Performance Indicators متعین کئے جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر محکمہ اپنے سہ ماہی اور سالانہ ٹارگٹ ترتیب دے گا اور محکموں کی کارکردگی کو انہی KPIs اور مطلوبہ ٹارگٹ حاصل کرنے سے جانچا جائے گا۔

☆ محکمہ تعلیم، صحت، پولیس اور عدلیہ کے علاوہ باقی تمام محکموں میں بھرتیوں پر پابندی جاری رہے گی۔

☆ پوسٹوں کی اپ گریڈیشن پر مکمل پابندی رہے گی۔

☆ سرکاری گاڑیوں کی خریداری پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

☆ سادگی کی مثال قائم کرنے کے لئے تمام صوبائی وزراء اپنی سرکاری گاڑیوں پر پاکستانی پرچم آویزاں نہیں کریں گے۔

☆ صوبائی وزراء کو سرکاری گھروں کے لئے دی جانے والی فرنیشنگ گرانٹ کو ختم کر دیا گیا ہے اسی طرح صوبائی وزراء کی صوابدیدی گرانٹس کو بھی ختم کر دیا گیا ہے۔

☆ گزشتہ پانچ برسوں سے حکومتی محکموں کے لئے فرنیچر، مشینری وغیرہ کی خریداری austerity committee کے ذریعے نہایت کفایت شعاری سے کی جاتی رہی ہے۔ یہ سلسلہ آئندہ مالی

سال میں بھی جاری رہے گا۔

جناب سپیکر!

11.   11 مئی کے الیکشن نتائج اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ پاکستان کے باشعور عوام نے بہترین اسلوب حکمرانی یعنی گڈ گورننس کو ووٹ دیئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب محمد شہباز شریف کی زیر قیادت مسلم لیگ (ن) کی پنجاب حکومت کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ ہم طرز حکمرانی کو بہتر سے بہتر بنائیں۔ حکومتی نظم و نسق اور پالیسیوں میں شفافیت اور میرٹ ہمیشہ سے مسلم لیگ (ن) کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ خادم پنجاب جناب محمد شہباز شریف نے منتخب ہونے کے فوراً بعد اپنے خطاب میں اس طرف اشارہ کیا تھا۔ اس ضمن میں تھانہ کلچر اور پٹوار کلچر کی تبدیلی ازحد ضروری ہو چکی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تعلیم اور صحت عامہ سے متعلق اداروں سے بھی عوام کو روزانہ کی بنیاد پر واسطہ پڑتا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ایک ریاست کا اپنے عوام سے رابطہ ان اداروں ہی کے ذریعے ہوتا ہے اور ان اداروں کی کارکردگی سے ہی عوام ریاست یا حکومت کی کارکردگی کو جانچتے ہیں۔ ہمارا فرسودہ نظام عوام کے لئے وبال جان بن چکا ہے۔ خادم پنجاب نے یہ اعلان کیا ہے کہ 2014 تک صوبہ پنجاب میں پٹواری نظام یکسر تبدیل کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ صوبے میں Land Record Management Information System کے انقلاب آفریں منصوبے پر عمل جاری ہے اور اس منصوبے کو 2014 میں مکمل کرلیا جائے گا۔ اس منصوبے کی بدولت ایک شفاف اور موثر نظام سامنے لایا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام کو نہ صرف پٹواری کے لیتے سے رہائی ملے گی بلکہ شفاف اور درست معلومات کا حصول، رشوت کا خاتمہ اور ریکارڈ کا تحفظ بھی ممکن ہو گا۔

جناب سپیکر!

12.   اب تک LRMIS سسٹم کے تحت پنجاب کے 36 اضلاع میں کام شروع کیا جا چکا ہے جن میں سے 12 اضلاع میں 100 فیصد ڈیٹا انٹری کی جا چکی ہے۔ جبکہ باقی اضلاع میں یہ عمل تیزی سے آخری مراحل میں داخل ہو رہا ہے۔ اس سسٹم کے تحت اب تک 18 اضلاع میں 40 سروس ڈیلوری سنٹر بنائے گئے ہیں۔ جن میں فرد کی کاپی 30 منٹ اور انتقال زمین کی تصدیق محض 50 منٹ میں کی جا رہی ہے۔ عوام کی ریکارڈ تک رسائی 24

گھنٹے ممکن بنانے کے لئے ویب سائٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ میں عوام کو یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ صوبہ بھر میں ڈیٹا انٹری کا کام 2014 میں مکمل کرلیا جائے گا۔ نیز رجسٹرار اور سب رجسٹرار کے آفس کو بھی کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے۔ یہ تمام اقدامات پٹوار کلچر کے خاتمہ کی طرف ہماری حکومت کے عزم کا مظہر ہے۔

جنابِ سپیکر!

13. اسی طرح تھانہ کلچر تبدیل کرنے کے لئے ماڈل پولیس اسٹیشن کا منصوبہ بھی مسلم لیگ (ن) کے گزشتہ دور حکومت میں شروع کیا گیا تھا۔ اس منصوبے کو بھی تیزی سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔ ابھی تک حکومت پنجاب 100 پولیس اسٹیشنوں کو ماڈل پولیس اسٹیشن کا درجہ دے چکی ہے۔ ان ماڈل پولیس اسٹیشنوں کے قیام کا بنیادی مقصد عوام اور پولیس کے درمیان خوداعتمادی کی فضا کو فروغ دینا ہے۔اس کے ساتھ ہم نے یہ بھی تہیہ کیا ہوا ہے کہ ہم پولیس کو جدید خطوط پر استوار کریں گے۔اس مقصد کے لئے ترکی اور متحدہ عرب امارات کے تعاون سے پولیس کو جدید خطوط پر تربیت دلائی جائے گی۔ اسی سمت میں ایک اور قدم Police School of Information and Analysis کا قیام بھی ہے۔ میں اس معزز ایوان کے توسط سے عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ ان اقدامات سے اور تھانہ کلچر اور پٹوار کلچر کو ختم کرنے کے ان منصوبوں کی تکمیل سے پنجاب کے عوام صحیح معنوں میں ایک بہترین طرز حکمرانی سے فیضیاب ہوسکیں گے۔

جنابِ سپیکر!

14. گڈ گورننس کو بہتر بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے کئی اور اقدامات بھی کئے ہیں۔ اس ضمن میں چیدہ چیدہ اقدامات درج ذیل ہیں:

- ☆ حکومت پنجاب نے تمام قوانین ریگولیشن اور بائی لاز کو آن لائن کر دیا ہے تا کہ ان سے ہر خاص و عام مستفید ہو سکے۔
- ☆ حکومتی امور میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لئے متعلقہ معلومات تک عوام کی رسائی ناگزیر ہے۔ حکومت پنجاب نے عوام کے لئے معلومات کے حق کو یقینی بنانے کے لئے با قاعدہ قانون سازی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

☆ اسی طرح صوبے میں Sub National Governance کا پروگرام بھی شروع کیا جا رہا ہے۔ یہ پروگرام عوام کو بہتر انداز سے خدمات فراہم کرنے کے لئے ضلع اور تحصیل کی سطح پر Citizen Service Facilitation Centres قائم کرے گا اور اس مقصد کے لئے 2 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

☆ سرکاری اداروں اور محکموں میں Procurements کو مزید شفاف بنانے کے لئے Procurement Reforms لائی جائیں گی۔

جنابِ سپیکر!

15. حکومت پنجاب کے گزشتہ پانچ سال اس امر کی گواہی دے رہے ہیں کہ ہم نے نوجوانوں کے لئے ان گنت انقلابی منصوبوں کا آغاز کیا۔ ان منصوبوں میں نوجوانوں کو سود سے پاک قرضہ جات کی فراہمی، Yellow Cab سکیم، گرین ٹریکٹر سکیم برائے ایگریکلچرل یوتھ اور نوجوان گریجوایٹس کے لئے انٹرن شپ پروگرام کے منصوبہ جات شامل ہیں۔ ان منصوبہ جات کی افادیت کی وجہ سے ہمارا آج کا نوجوان مایوسیوں کے اندھیروں سے نکل کر ایک نئی صبح کا آغاز کر رہا ہے۔

جنابِ سپیکر!

16. مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ نوجوانوں کو بامقصد زندگی گزارنے اور معاشرے کا کارآمد رکن بنانے کے لئے میں نے جن منصوبہ جات کا ابھی ذکر کیا ہے، ان میں سے بیشتر کو حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں مزید تقویت دے گی۔ حکومت پنجاب نے صوبے میں مختلف سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں تربیت پانے والے بے روزگار ہنرمندوں کے لئے خود روزگار سکیم کا اجراء کیا۔ اس مقصد کے لئے اب تک پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے ذریعے ایک لاکھ 68 ہزار سے زائد افراد کو تقریباً 3 ارب روپے کے سود سے پاک قرضے جاری کئے جا چکے ہیں۔ ان قرضوں کے ذریعے اپنا روزگار شروع کرنے والوں میں خواتین کی شرح 33 فیصد ہے۔ آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں اس سکیم کو جاری رکھنے کے لئے حکومت پنجاب نے 3 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ مزید برآں ہمیں امید ہے کہ اس منصوبے کا دائرہ کار بڑھانے کے لئے اسلامی

ترقیاتی بنک سے تقریباً 14 کروڑ ڈالر کا مالی تعاون بھی حاصل ہو جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے اس منصوبے سے نوجوان نسل اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر معاشرے میں اپنا کردار ادا کر سکے گی۔

جنابِ سپیکر!

17. ہم نے گزشتہ دور حکومت میں نوجوان گریجوایٹس کو عملی تجربہ حاصل کرنے کے لئے سرکاری محکموں میں انٹرن شپ کروانے کا ایک پروگرام شروع کیا تھا۔ انٹرن شپ کے مشاہرے کے طور پر ہر زیرِ تربیت نوجوان کو ماہانہ 10,000 روپے حکومت پنجاب ادا کرتی تھی۔ میں انتہائی مسرت سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ مالی سال میں بھی اس پروگرام کو جاری رکھا جائے گا اور اس مقصد کے لئے ہم نے ایک ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ اس انٹرن شپ پروگرام میں خواتین کو 50 فیصد نمائندگی دی جائے گی۔ ہم ان نوجوانوں کو نجی اداروں میں تربیت کے لئے بھیجیں گے تا کہ وہ Corporate اور پرائیویٹ سیکٹر کے معاملات اور معمولات کو سمجھ کر اپنی عملی زندگی میں اس کا فائدہ اٹھا سکیں۔

جنابِ سپیکر!

18. اب میں اس معزز ایوان کے سامنے چیدہ چیدہ حکومتی ترجیحات، اقدامات اور میزانیہ کے خدوخال پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جنابِ سپیکر!

19. مسلم لیگ (ن) کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ ایسے اقدامات اٹھائے جائیں جو عام آدمی کے لئے براہ راست سودمند ہو سکے۔ گزشتہ برسوں کی طرح آئندہ مالی سال 14-2013 کے بجٹ میں غریب دوست سکیموں کو جاری و ساری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں چیدہ چیدہ اقدامات درج ذیل ہیں:

(i) عام آدمی کو مناسب قیمت پر آٹا فراہم کرنے کے لئے حکومت نے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 28ارب روپے مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(ii) رمضان المبارک کے دوران عوام کو اشیائے خوردونوش ارزاں نرخوں پر فراہم کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں 5 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

(iii) رواں مالی سال کی طرح حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں بھی کرسمس کے موقع پر مسیحی بھائیوں کی سہولت کے لئے ارزاں کرسمس بازار لگائے جائیں گے۔

(iv) عوام کو پبلک ٹرانسپورٹ کی بہتر سہولیات مہیا کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں 3 ارب روپے کی رقم بطور سبسڈی مختص کرنے کی تجویز ہے۔

(v) حکومت پنجاب نے عام آدمی پر علاج معالجے کے اخراجات کے بوجھ کو کم کرنے کے لئے صوبے میں ایک جامع ہیلتھ انشورنس کارڈ سکیم کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس منصوبے کا آغاز صوبے کے مختلف حصوں میں واقع 4 پسماندہ ترین اضلاع سے کیا جا رہا ہے۔ بجٹ میں اس مقصد کے لئے 4 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔

(vi) حکومت نے معاشی طور پر پسماندہ دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کو باعزت روزگار فراہم کرنے کے لئے مال مویشی خرید کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے ابتدائی طور پر 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

20. اپنے گھر کا خواب ہر شخص دیکھتا ہے مگر ہر کوئی اس کی تعبیر کی استطاعت نہیں رکھتا۔ مجھے فخر ہے کہ ہماری حکومت نے آشیانہ ہاؤسنگ سکیم جیسی انقلابی سکیم سے اس طبقے کو اپنے گھر کا مالک بنایا جو اس کا خواب دیکھنے کی بھی ہمت نہیں رکھتا تھا۔ ایک انتہائی شفاف نظام کے تحت صرف اور صرف مستحق افراد کو کمپیوٹرائزڈ قرعہ اندازی کے ذریعے ان گھروں کا مالک بنایا گیا۔ یہ منصوبہ ہر لحاظ سے قابل ستائش اور لائق تحسین ہے۔ اپنے ابتدائی خطاب میں خادم پنجاب جناب محمد شہباز شریف نے آشیانہ ہاؤسنگ سکیموں کا دائرہ کار پورے پنجاب تک بڑھانے کا اعلان کیا تھا۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 3 ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

21. تعلیم کا فروغ ہمیشہ سے ہماری حکومت کی اولین ترجیح رہی ہے۔ گزشتہ پانچ برسوں میں خادمِ پنجاب کی قیادت میں ہماری حکومت نے فروغ تعلیم کے لئے انقلابی اقدامات کئے ہیں۔ ایک طرف تو دانش سکولوں کے قیام

کا منصوبہ حکومت پنجاب کے اعلیٰ اور معیاری تعلیم کے یکساں مواقع فراہم کرنے کے وعدے کی طرف ایک اہم قدم ہے تو دوسری طرف ہم نے تمام سرکاری سکولوں میں بہترین تعلیمی ماحول فراہم کرنے کے لئے بھی اہم اقدامات کئے ہیں۔ بدقسمتی سے سیاسی مخالفین نے دانش سکول جیسے انقلابی منصوبے کو بھی سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی اور اس کی افادیت پر سوال اٹھایا۔ شاید معاشرے کے غریب طبقات کے بچوں کو اعلیٰ تعلیمی سہولتیں مہیا کرنا ہمارے ناقدین کو گوارہ نہیں۔ مجھے فخر ہے کہ حکومت پنجاب اس منصوبے کو لے کر آگے بڑھ رہی ہے۔ یہ منصوبہ معاشی اور سماجی ناہمواریوں کے شکار بے وسیلہ مگر ذہین اور قابل طلبہ کو نئے مستقبل کی نوید دے رہا ہے۔ حکومت پنجاب اب تک 7 مختلف اضلاع میں 14 دانش سکول قائم کر چکی ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں دانش سکولوں کے قیام کے لئے 3 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جس سے 6 نئے دانش سکول تعمیر کئے جائیں گے۔

جنابِ سپیکر!

22. مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا عہد ہے کہ پنجاب کا کوئی ذہین اور باصلاحیت طالب علم محض مالی مشکلات کی وجہ سے اعلیٰ اور معیاری تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ ہماری حکومت نے پانچ سال پہلے طلباء کی تعلیمی معاونت اور ترغیب کے لئے مستقل بنیادوں پر پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ کا قیام عمل میں لایا ہے۔ یہ فنڈ سیاسی مفادات سے بالاتر ہوکر صرف اور صرف فروغ تعلیم کے لئے میرٹ کی بنیاد پر صرف کیا جاتا ہے۔ اس فنڈ میں اب تک حکومت پنجاب نے 9 ارب روپے کی خطیر رقم مہیا کی ہے جو پورے صوبے میں 50 ہزار سے زائد طلباء کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے میں مددگار ثابت ہو رہی ہے۔ یہ سلسلہ آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھا جائے گا اور آئندہ مالی سال میں اس مقصد کے لئے مزید 2 ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

23. آپ کو یاد ہوگا کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے اپریل 2011 سے خادم پنجاب کی خصوصی ہدایت پر ایک مربوط پروگرام ''چیف منسٹر ایجوکیشن سیکٹر ریفارم روڈ میپ'' کے نام سے شروع کیا۔ اس پروگرام میں طلبہ اور اساتذہ کی حاضری اور missing facilities کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام جاری

ہے۔میں یہاں یاددہانی کے لئے اس پروگرام کے چیدہ چیدہ خدوخال اور ان کے لئے اگلے مالی سال کے میزانیہ میں اخراجات کی تفصیل سے اس ایوان کو آ گاہ کرنا چاہوں گا۔

(i) سکول کونسلز کے لئے ایک ارب روپے کی گرانٹ

(ii) طالبات کو وظائف کی مد میں ایک ارب 50 کروڑ روپے کی گرانٹ رکھی جانے کی تجویز ہے۔ میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ تجرباتی طور پر آئندہ مالی سال سے حکومت پنجاب 3 پسماندہ ترین اضلاع میں جہاں سکولوں میں طالبات کا داخلہ لینے کا رجحان سب سے کم ہے وہاں سے تعلق رکھنے والی طالبات کے وظائف کی رقم کو کم از کم دگنا کرنے کا پروگرام رکھتی ہے۔

(iii) درسی کتب کی مفت فراہمی کے لئے 3 ارب 30 کروڑ روپے کی گرانٹ

(iv) حکومت پنجاب نے یہ احساس کرتے ہوئے کہ سکولوں کا زیادہ تر بجٹ صرف تنخواہوں میں صرف ہو جاتا ہے ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت Non-salary بجٹ میں اضافہ کا پروگرام بنایا ہے۔ اس سلسلہ میں صوبہ بھر سے 9 اضلاع کے سکولوں میں 3 ارب 50 کروڑ روپے کا اضافی بجٹ دیا گیا ہے۔سکولوں کے انتظامی اخراجات میں اس اضافے کا مقصد سکولوں میں ترسیل تعلیم کے لئے تمام ضروری سہولیات میسر کرنا ہے۔ یہ اضافی رقوم سکول کونسلز کے ذریعے خرچ کی جائیں گی۔

(v) صوبے بھر کے تمام گرلز سکولوں میں ہر قسم کی missing facilities جس میں بیت الخلاء، چاردیواری، پانی اور بجلی کی فراہمی اور فرنیچر کی کمی وغیرہ شامل ہیں کو اگلے مالی سال میں پورا کیا جائے گا اور اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 3 ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

24. بین الاقوامی سطح پر متفقہ طور پر طے کردہ Millennium Development Goals کے مطابق سکول جانے کی عمر کے ہر بچے کو تعلیم تک رسائی مہیا کرنا ہر ریاست کا فرض ہے۔حکومت پنجاب کی تعلیمی پالیسی اسی مقصد

کو حاصل کرنے کے لئے ترتیب دی گئی ہے۔ ہمارا اولین مقصد 100 فیصد انرولمنٹ اور 100 فیصد retention ہے۔ یونیورسل پرائمری ایجوکیشن اور یونیورسل سیکنڈری ایجوکیشن کی مہم کے نتیجہ میں حکومت پنجاب یہ کوشش کر رہی ہے کہ سکول جانے کی عمر کے ہر بچے کو سکول میں داخلے کے لئے آمادہ کیا جائے۔ ان کوششوں کے نتیجے میں اس وقت 57 لاکھ سے زائد طلبہ اور 48 لاکھ سے زائد طالبات ہمارے تعلیمی نظام کا حصہ بن چکے ہیں۔ اسی طرح حکومت پنجاب کی تعلیمی پالیسیوں کے نتیجہ میں سکولوں میں شرح حاضری تقریباً 92 فیصد ہو چکی ہے۔ ہماری کاوشوں کا بنیادی مقصد ان طالب علموں کو تعلیمی نظام کے اندر retain رکھنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس retention ریٹ کو 100 فیصد تک لے کر جائیں گے۔

جنابِ سپیکر!

25. حکومت پنجاب کا تعلیم کے فروغ کے لئے ایک اور اہم قدم پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا قیام تھا۔ جس میں پرائیویٹ سیکٹر کو تعلیم کے میدان میں حکومت کے شانہ بشانہ معیاری خدمات سرانجام دینے میں معاونت کی جاتی ہے۔ PEF کی بدولت صوبے کے ہزاروں پرائیویٹ سکولوں میں 13 لاکھ سے زائد بچے سرکاری خرچ پر نجی سیکٹر کے سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ رواں مالی سال میں PEF کے لئے 6 ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔ آئندہ مالی سال میں اس مقصد کے لئے 7 ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

26. اس کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں ایسے ہائی سکولز جو کہ اپ گریڈ ہو چکے ہیں میں ایک ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک ہزار کمپیوٹر لیب کا قیام عمل میں لائے گی۔ مزید ایک ہزار ہائی سکولوں میں 50 کروڑ روپے کی لاگت سے سائنس لیبارٹریاں قائم کی جائیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ 300 ایسی دیہی یونین کونسلیں جہاں پر طالبات کے لئے ہائی سکول موجود نہیں ہیں وہاں پر موجودہ ایلیمنٹری سکولوں کو بھی اپ گریڈ کیا جائے گا تاکہ ہماری بچیاں اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھ سکیں۔

جنابِ سپیکر!

27. جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ ہمارا عزم ہے کہ صوبے کا کوئی ہونہار طالب علم محض وسائل کی کمی کی وجہ

سے معیاری تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس عزم کی تکمیل کے لئے نجی شعبہ پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ لہذا حکومت پنجاب نے پچھلے برس اعلان کیا تھا کہ 5 ہزار سے زائد فیس وصول کرنے والے تمام سرکاری اور غیر سرکاری تعلیمی ادارے اپنی 10 فیصد نشستوں پر غریب بچوں کو میرٹ کی بنیاد پر داخلہ دینے اور ان کے تمام تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کے پابند ہوں گے۔ یہ اعلان صوبائی سطح پر قانون سازی کا متقاضی ہے لہذا ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس اعلان کو عملی شکل دینے کے لئے پنجاب اسمبلی میں قانون سازی کی جائے گی۔آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ حکومت پنجاب کے اس اہم فیصلے سے ہزاروں غریب طالب علم فائدہ اٹھائیں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ معاشرے کے یہ Elite تعلیمی ادارے اپنی سماجی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے حکومت پنجاب کے اس فیصلے پر خوش دلی سے عملدرآمد کریں گے۔

جنابِ سپیکر!

28. حکومت پنجاب نے نہ صرف بنیادی تعلیم کے لئے اہم اقدامات اٹھائے ہیں بلکہ ہائر ایجوکیشن کی ترقی اور فروغ کے لئے بھی اہم اقدامات کر رہی ہے۔ آئندہ مالی سال میں ہائر ایجوکیشن کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے 6 ارب 67 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ میں یہاں شعبہ ہائر ایجوکیشن میں جاری منصوبہ جات کی تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔

- ☆ آئندہ مالی سال میں ایک ارب 47 کروڑ روپے سے 83 کالجز میں جاری منصوبوں کی تکمیل کے لئے مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- ☆ کالجز کی missing facilities کو پورا کرنے اور اضافی سہولیات مہیا کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں ایک ارب 12 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔
- ☆ آئندہ مالی سال میں لیہ میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کے بہادر سب کیمپس تعمیر کا ایک منصوبہ تجویز کیا گیا ہے۔
- ☆ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں بہاولپور، سیالکوٹ، ملتان اور فیصل آباد میں شروع کی گئیں خواتین یونیورسٹیوں کی تکمیل کے لئے مطلوبہ رقوم مختص کی گئی ہیں۔

- ☆ کامرس کالجز کے 13 پراجیکٹس 17 کروڑ 55 لاکھ کی لاگت سے آئندہ مالی سال میں مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- ☆ رکھ ڈیرہ چاہل میں Knowlege City کے قیام کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس مقام پر 7 نئی یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔
- ☆ مریدکے میں حکومت پنجاب ایک Knowlege Park کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے۔
- ☆ حکومت پنجاب سیالکوٹ میں بین الاقوامی سطح کی ایک Technology University قائم کرنے کا منصوبہ بھی رکھتی ہے۔
- ☆ آئندہ مالی سال میں کالا شاہ کاکو میں لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی کے سب کیمپس کے لئے زمین کی الاٹمنٹ کے لئے 31 کروڑ 12 لاکھ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- ☆ حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے۔
- ☆ یہ معزز ایوان اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ کتب خانوں اور لائبریریوں کا وجود کسی بھی معاشرے کی علمی ترقی کے لئے لازم وملزوم ہے۔ خادم پنجاب کی خصوصی ہدایت پر آئندہ مالی سال میں تحصیل کی سطح پر ڈیجیٹل لائبریریاں قائم کرنے کا ایک جامع منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے۔ میں یہاں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس مقصد کے لئے نئی عمارات تعمیر کرنے کی بجائے پہلے سے موجود سرکاری عمارتوں استعمال لایا جائے گا۔
- ☆ ہماری حکومت نے طلبہ و طالبات کو لوڈشیڈنگ کی زد سے محفوظ رکھنے کے لئے چیف منسٹر اجالا پروگرام کے تحت 2 لاکھ سے زائد سولر ہوم سسٹم میرٹ کی بنیاد پر تقسیم کئے۔ یہ ایک انقلاب آفرین منصوبہ ہے اور اس کی افادیت کے پیش نظر اسے آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے ایک ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جنابِ سپیکر!

29. حفظان صحت کے لئے امراض کی تشخیص اور علاج کے ساتھ ساتھ بیماریوں سے بچاؤ کی تدابیر کو یکساں

اہمیت کا حامل سمجھا جاتا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم بیماریوں سے بچاؤ پر توجہ کر کے حفظان صحت کے اس پہلو کو اتنا مضبوط اور موثر بنائیں کہ عوام کو علاج معالجہ کے لئے کم سے کم ہسپتالوں کا رخ کرنا پڑے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے حکومت پنجاب EPI، پینے کے صاف پانی اور نکاسی آب کے منصوبوں کے ساتھ ساتھ عوام میں حفظان صحت کی آگاہی پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ شہروں کی طرز پر دیہاتوں میں بھی صفائی کے اہتمام کے لئے ایک پائلٹ پراجیکٹ شروع کیا جا رہا ہے۔ اس پراجیکٹ سے دیہی علاقوں میں صحت کا معیار بلند ہو گا اور دیہاتوں میں پھیلنے والی وبائی امراض کا بھی قلع قمع ہو جائے گا۔ اس پروگرام کا آغاز ابتدائی طور پر کچھ منتخب دیہات میں کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال میں 200 ملین روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

30. بیماریوں سے بچاؤ کے لئے لیڈی ہیلتھ ورکرز کا کردار ایک کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ ان لیڈی ہیلتھ ورکرز کی خدمات EPI، فیملی پلاننگ، زچہ و بچہ کی صحت سے متعلقہ امور اور پولیو مہم میں استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ ہمارا شعبہ صحت کا وہ تربیت یافتہ طبقہ ہے جس کی رسائی عوام تک ہوتی ہے۔ ان لیڈی ہیلتھ ورکرز کا ایک دیرینہ مطالبہ ان کی مستقل ملازمت کا تھا۔ ہمیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہم نے رواں مالی سال میں 52,853 لیڈی ہیلتھ ورکرز اور متعلقہ سٹاف کو مستقل کیا۔ حکومت پنجاب ان سے یہ امید رکھنے میں حق بجانب ہے کہ اب وہ اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریاں پوری توجہ اور دیانتداری سے ادا کریں گی۔ مزید برآں، حکومت پنجاب Punjab Reproductive, Maternal, New Born and Child Health Authority تشکیل دینے کے لئے بھی قانون سازی کر رہی ہے۔ یہ اتھارٹی بنیادی طور پر لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کی تمام سرگرمیوں کو منظم کرے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب نوزائیدہ بچوں کے لئے بلاتعطل طبی خدمات کی فراہمی کے لئے 2 ارب روپے کی لاگت سے ایک پروگرام Integrated Reproductive Maternal New Born and Child Health and Nutrition Programme پنجاب کے تمام اضلاع میں شروع کرے گی۔

جنابِ سپیکر!

31. انسانی صحت کے لئے پینے کے صاف پانی کی اہمیت سے ہم سب آ گاہ ہیں۔ صاف پانی کی عدم فراہمی بہت سی بیماریوں کوجنم دیتی ہے۔ میڈیکل سائنس کے مطابق تقریباً 60 فیصد بیماریوں کے جراثیم گندے پانی میں جنم لیتے ہیں جس کا تدارک محض صاف پانی کی فراہمی سے ممکن ہے۔ اگر صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنا دیا جائے اور نکاسی آب کا مناسب بندوبست ہو تو صحت کے شعبہ پر اٹھنے والے اخراجات میں خاطر خواہ کمی کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مالی سال میں خصوصی طور پر دیہی علاقوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں گے اور جاری شدہ سکیموں کو بھی مکمل کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے 10 ارب 87 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جنابِ سپیکر!

32. حکومت پنجاب ہسپتالوں میں جدید طبی سہولیات کی فراہمی پر اپنی توجہ مرکوز کئے ہوئے ہے۔ اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب نے مالی سال 14-2013 کے ترقیاتی پروگرام میں شعبہ صحت کے لئے 17 ارب روپے کی رقم مختص کی ہے۔ شعبہ صحت کے مختلف منصوبہ جات کو رقوم مختص کرتے ہوئے اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے کہ جاری شدہ منصوبہ جات یا تو مکمل ہو جائیں یا جزوی طور پر اس طرح مکمل ہوں کہ وہ علاج معالجہ کی سہولیات بہم پہنچا سکیں۔

- ☆ مالی سال 14-2013 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 138 منصوبہ جات شامل ہیں جن میں سے 112 جاری شدہ اور 26 نئے منصوبے شامل ہیں۔ مالی سال 14-2013 میں 35 جاری شدہ اور 11 نئے منصوبہ جات مکمل ہوں گے۔
- ☆ گزشتہ برسوں کی طرح آئندہ مالی سال 14-2013 میں بھی یہ کوشش کی گئی ہے کہ جنوبی پنجاب میں صحت عامہ کے لئے وافر رقوم فراہم کی جائیں۔ اس ضمن میں چلڈرن ہسپتال ملتان، نشتر ہسپتال ملتان کے برن سنٹر، بہاول وکٹوریہ ہسپتال کے شعبہ کارڈیالوجی، بہاولپور میں نئے قائم شدہ 410 بستروں کے ہسپتال، شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان کے قیام اور بہاول وکٹوریہ ہسپتال میں تھیلیسیمیا کے مریضوں کے منصوبوں کی تکمیل کے لئے ایک ارب 48 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

جنابِ سپیکر!

33. آئندہ مالی سال کے بجٹ میں گزشتہ سال شروع ہونے والے چار نئے میڈیکل کالجز کی تکمیل کے لئے ایک خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔حکومت نے ان کالجوں کے ساتھ ملحقہ DHQ ہسپتالوں کو تدریسی ہسپتال کے معیار کے برابر لانے کے لئے 20 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔اس منصوبے کے تحت DHQ ہسپتال واقع ڈی جی خان، ساہیوال، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کو اپ گریڈ کیا جائے گا۔آئندہ مالی سال میں حکومت پنجاب نے مختلف بیماریوں جن میں ہیپاٹائٹس اور ٹی بی شامل ہیں پر قابو پانے اور زچہ و بچہ کی صحت کے ایک مربوط پروگرام کے لئے دو ارب 10 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ فیصل آباد میں بچوں کے چلڈرن ہسپتال کے قیام کے لئے 50 لاکھ روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔آئندہ مالی سال میں حکومت پنجاب 5 کروڑ روپے کی لاگت سے ایمبولینسز کی خریداری کا ایک منصوبہ بھی رکھتی ہے تاکہ مریضوں کو بروقت طبی امداد دی جا سکے۔

جنابِ سپیکر!

34. حکومت پنجاب گزشتہ پانچ برسوں سے امراض گردہ کے مریضوں کو مفت ڈائیلاسس کی سہولت مہیا کر رہی ہے۔آئندہ مالی سال میں بھی اس کو جاری رکھا جائے گا اور اس مقصد کے لئے 30 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔اسی طرح DHQ اور THQ ہسپتالوں میں مفت ادویات کی فراہمی کے لئے 50 کروڑ روپے کی رقم مہیا کی جائے گی۔میں یہاں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ رقم ضلعی بجٹ کے علاوہ ہو گی۔وزیرآباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کو فنکشنل کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات مکمل کر لئے گئے ہیں اور اس ضمن میں حکومت پنجاب نے 104 پوسٹوں کی منظوری دے دی ہے۔اس کے علاوہ آئندہ مالی سال میں اس ادارے کے جاری اخراجات کے لئے 4 کروڑ 17 لاکھ روپے کی رقم بھی مختص کر دی گئی ہے۔

جنابِ سپیکر!

35. ڈینگی کے تدارک کے لئے ہماری کاوشیں آپ سب کے سامنے ہیں۔ڈینگی کے خلاف یہ جنگ ایک مسلسل عمل ہے۔بدقسمتی سے اب پنجاب کی عوام کو خسرے کی وبا کا سامنا ہے۔خسرے کی وبا کا تدارک کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر 24 جون 2013 سے 18 اضلاع کے تمام بچوں کو مفت ویکسی نیشن کی مہم کا آغاز کیا جا

رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام ہسپتالوں میں ایسے انتظامات کئے گئے ہیں کہ خسرے سے متاثرہ بچوں کا فوری علاج ممکن ہو سکے۔ میں یہ بات معزز ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب نے خسرے کی وبا سے نمٹنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر تمام ہسپتالوں میں متعلقہ ویکسین بہم پہنچائی ہیں اور اس مد میں حکومت پنجاب نے رواں مالی سال کے دوران 74 کروڑ روپے جاری کئے۔

جنابِ سپیکر!

36. ادویات کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے ملتان، راولپنڈی اور لاہور میں تین ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریوں اور فیصل آباد اور راولپنڈی میں غذائی معیار کو جانچنے کیلئے دو فوڈ ٹیسٹنگ لیبارٹریوں کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے، اس مقصد کے لئے 15 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

37. مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ صوبے کے انفراسٹرکچر کو بڑھایا جائے اور موجودہ انفراسٹرکچر کو مضبوط اور فعال بنایا جائے۔ گزشتہ پانچ برسوں میں حکومت پنجاب نے انفراسٹرکچر کی ترقی پر خصوصی توجہ دی ہے۔ یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رکھا جائے گا۔ ایک طرف تو حکومت پنجاب اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت شعبہ انفراسٹرکچر کی بحالی اور اضافے کے لئے گرانقدر رقوم مہیا کر رہی ہے تو دوسری طرف آئندہ مالی سال میں ایک نئی طرز کا انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ فنڈ بھی قائم کرنے جا رہی ہے۔ یہ ایک انتہائی منفرد منصوبہ ہے جس کا بنیادی مقصد مالی طور پر قابل عمل منصوبوں کو انتہائی کم حکومتی اخراجات سے مکمل کرنا ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ جدت آمیز پروگرام ہمارے صوبے کی انفراسٹرکچر کی ضروریات کو پورا کرنے میں ہمارا ممد و معاون ثابت ہو گا۔

جنابِ سپیکر!

38. جیسا کہ میں نے ابھی ذکر کیا کہ ہم سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت شعبہ انفراسٹرکچر کے لئے خطیر رقم مہیا کر رہے ہیں۔ چنانچہ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں شاہرات کی تعمیر و توسیع کے لئے 29 ارب 22 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ یہاں میں عوامی فلاح و بہبود کے چند بڑے منصوبہ جات کا ذکر ضرور کرنا

چاہوں گا۔

- بہاولپور - حاصل پور روڈ کی توسیع و مرمت
- دریائے راوی پر اضافی پل کی تعمیر
- دریائے جہلم لنگروال کے مقام پر پل کی تعمیر
- لیہ میں دریائے سندھ پر پل کی تعمیر
- گوجرانوالہ شیخوپورہ روڈ کو دو رویہ کرنے کا منصوبہ
- منڈی فیض آباد سے مانگھا نوالہ تک لاہور جڑانوالہ روڈ کو دو رویہ کرنے کا منصوبہ
- لاہور، سرگودھا، میانوالی، بنوں روڈ کی توسیع
- جنڈ تراپ روڈ کی توسیع

جنابِ سپیکر!

39. صنعتی ترقی معاشی استحکام کے لئے لازم وملزوم ہے۔ اس ضمن میں حکومت پنجاب نے اپنے گزشتہ دور حکومت میں پنجاب کے مختلف شہروں یعنی رحیم یار خان، وہاڑی اور بھلوال میں جدید اور تمام سہولیات سے آراستہ انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کرنے کے منصوبوں کا آغاز کیا تھا۔ آئندہ مالی سال میں موٹر وے کے ساتھ ایک اکنامک زون/صنعتی شہر قائم کرنے کی بھی تجویز ہے۔ آئندہ مالی سال میں ان منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے 3 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جنابِ سپیکر!

40. پنجاب کے تمام بڑے شہروں کو ترقی کے یکساں مواقع میسر کئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں فیصل آباد، ملتان، راولپنڈی اور گوجرانوالہ کے شہروں کو ہر لحاظ سے جدید سہولیات اور ضروری انفراسٹرکچر سے آراستہ کیا جائے گا تا کہ ان شہروں کو صوبائی دارالحکومت کے ہم پلہ لایا جا سکے۔ اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 10 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

جنابِ سپیکر!

41. پنجاب کے کئی شہر اپنی مخصوص مہارتوں اور دستکاریوں کی بدولت پہچانے جاتے ہیں۔اگر ان دستکاریوں اور مہارتوں کو ترقی دی جائے تو نہ صرف کاریگروں اور دستکاروں کی بے انتہا حوصلہ افزائی ہو گی بلکہ ملکی معیشت پر بھی مثبت اثر پڑے گا۔ خادم پنجاب کی خصوصی ہدایت پر ایسی مہارتوں کی ترویج اور تشہیر کے لئے ایک پلان ترتیب دیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت دستکاریوں سے منسلک شہروں کے قریب واقع بڑی شاہراہوں اور موٹروے پر تشہیری مراکز قائم کئے جائیں گے۔ اس ضمن میں آئندہ مالی سال کے بجٹ میں دو ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

جنابِ سپیکر!

42. مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے صوبہ میں ترقیاتی تفاوت کو کم کرنے کے لئے جنوبی پنجاب کی ترقی پر گزشتہ پانچ برسوں میں خصوصی توجہ دی۔ یہ مسلم لیگ (ن) ہی کی حکومت تھی جس نے جنوبی پنجاب کے لئے مختص کردہ فنڈز کو اس کی آبادی کے تناسب سے زیادہ رکھنے کی روایت کا آغاز کیا اور اس پر سختی سے کاربند رہی۔ مجموعی طور پر آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں جنوبی پنجاب کے مختلف منصوبوں کے لئے 93 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے جو کہ کل ترقیاتی بجٹ کا 32 فیصد ہے جبکہ جنوبی پنجاب کی آبادی پنجاب کی کل آبادی کا 31 فیصد ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ جنوبی پنجاب کی تعمیر و ترقی پر خادم پنجاب کی بھرپور توجہ رہی ہے اور میں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں کہ یہ خادم پنجاب جناب محمد شہباز شریف کی کاوشوں کا ہی نتیجہ ہے کہ جنوبی پنجاب کی عوام نے حالیہ الیکشن میں مسلم لیگ (ن) کا بھرپور ساتھ دیا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ مالی سال 2008-09ء سے جنوبی پنجاب کے عوام کی محرومی کو دور کرنے کے لیے جنوبی پنجاب ترقیاتی پروگرام (SPDP) شروع کیا گیا ہے۔ یہ پروگرام اسی جوش و جذبہ سے آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھا جائے گا۔ مزید برآں جنوبی پنجاب میں غربت کے خاتمے کیلئے جاری کئے گئے منصوبے جن میں Southern Punjab Poverty Alliviation Programme اور پنجاب اکنامک اپرچونٹی پروگرام شامل ہیں، کو آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھا جائے گا۔

جناب سپیکر!

43. خادم پنجاب کی خصوصی ہدایت پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ مالی سال میں جنوبی پنجاب کے تمام سکولوں میں ہر قسم کی سہولیات کی کمی کو ایک سال کی مدت میں پورا کر لیا جائے گا اور اس مقصد کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام کیا جائے گا۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں اس ضمن میں 2 ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جنوبی پنجاب کی ترقی کی جانب ایک اور قدم وہاں پر سیاحت کو فروغ دینا بھی ہے۔ فورٹ منرو ہمارا تاریخی ورثہ ہے۔ خادم پنجاب جناب محمد شہباز شریف کی خصوصی ہدایت پر اسے ایک بھرپور سیاحتی مقام کے طور پر ترقی دی جائے گی اور اس ضمن میں وہاں پر ضروری انفراسٹرکچر کی فراہمی کے ساتھ ساتھ چیئر لفٹ وغیرہ کی تنصیب کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ایک انقلابی منصوبہ ثابت ہو گا جو کہ اس علاقے کی تعمیر و ترقی کے لئے اہم کردار کرے گا۔

جناب سپیکر!

44. آج کی دنیا انفارمیشن ٹیکنالوجی کی دنیا ہے۔ دنیا سمٹ کر ایک گلوبل ولیج بن چکی ہے۔ گزشتہ دور حکومت میں ہم نے طالب علموں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کو فروغ دینے کے لئے انقلابی اقدامات کئے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے نوجوان طالب علموں میں صرف اور صرف میرٹ کی بنیاد پر لیپ ٹاپ تقسیم کئے۔ یہ انقلاب آفریں منصوبہ ہے۔ آج کا نوجوان طالب علم اس لیپ ٹاپ کو علمی مقاصد کے لئے استعمال کر کے اپنی استعداد کار میں اضافہ کر رہا ہے۔ اس منصوبے کی افادیت کے پیش نظر آئندہ مالی سال میں بھی اس منصوبے کو جاری رکھا جائے گا اور اس مقصد کے لئے ایک ارب روپے کی رقم مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

45. حکومت پنجاب نے گزشتہ پانچ برسوں میں پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم کی بحالی کے لئے انقلابی اقدامات کئے ہیں۔ پنجاب کے بڑے شہروں میں ایئر کنڈیشنڈ بسیں معیاری سفری سہولیات مہیا کر رہی ہیں۔ لاہور میں میٹرو بس سروس کا منصوبہ انتہائی کامیاب ثابت ہوا ہے۔ میٹرو بس سسٹم کا یہ منصوبہ آئندہ برسوں میں پنجاب کے مزید تین بڑے شہروں یعنی راولپنڈی، ملتان اور فیصل آباد میں بھی شروع کیا جا رہا ہے۔

جنابِ سپیکر!

46. پنجاب کی معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے۔توانائی کے بحران نے ہمارے کاشتکار بھائیوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔بجلی کے بحران کے سبب ہمارے کاشتکار اپنے ٹیوب ویل نہیں چلا سکتے۔ اس سے ایک طرف تو ہماری زرعی پیداوار میں کمی ہوئی تو دوسری طرف ہمارا کاشتکار طبقہ معاشی بدحالی کا شکار ہوا۔اس صورت حال کے ازالے کے لئے خادم پنجاب نے اس معزز ایوان میں اپنے خطاب کے دوران چھوٹے کاشتکاروں کو بائیوگیس اور شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کی فراہمی کا بھی اعلان کیا ہے۔اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں 7 ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

47. زراعت کے شعبہ میں ترقی کے لئے حکومت پنجاب نے ایک فقیدالمثال منصوبہ Punjab Irrigated Agricultural Productivity Improvement Project کا آغاز اپنے گزشتہ دورِحکومت میں کیا تھا۔اس منصوبے کی کل مالیت 36 ارب روپے ہے۔اس منصوبے میں سات ہزار کھالوں کی پختگی، ایک لاکھ بیس ہزار ایکڑ پر High Efficiency Irrigation System کی تنصیب، زمین کو ہموار کرنے کے لئے تین ہزار لیزر یونٹس کی فراہمی اور جدید ذرائع آبپاشی کا استعمال شامل ہے۔رواں مالی سال میں اس منصوبے پر 3 ارب 85 لاکھ روپے صرف کئے گئے ہیں جبکہ آئندہ مالی سال میں اس منصوبے کے لئے 4 ارب 50 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ یہ ہمہ جہتی منصوبہ زراعت کے لئے خوش آئند ثابت ہو گا اور ملکی پیداوار میں اضافے اور کاشتکار بھائیوں کو معاشی استحکام کی طرف لے کر جائے گا۔

جنابِ سپیکر!

48. زرعی شعبہ میں پیداواری صلاحیت میں اضافہ، ریسرچ، آبی وسائل کی فراہمی اور کاشتکاروں کی صلاحیت میں اضافہ ہمارا بنیادی مقصد ہو گا۔آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم زرعی تعلیم و تحقیق کی طرف بھی توجہ مرکوز کریں۔لہٰذا زراعت کی تعلیم کے فروغ کے لئے ملتان میں ایگریکلچر یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔اسی طرح زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا ایک ذیلی کیمپس بوریوالہ میں بھی قائم کیا جا رہا ہے۔اسی طرح زراعت کے شعبے

میں قائم ریسرچ انسٹیٹیوٹ کو انتظامی طور پر پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت مزید فعال بنانے کی تجویز ہے۔ مجموعی طور پر زراعت کے شعبہ کی ترقی کے لئے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں 5 ارب 50 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

49. دیہی معیشت میں لائیوسٹاک کا ایک اہم کردار ہے۔ میں یہ معزز ایوان کو بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے دیہاتوں میں 30 سے 35 ملین آبادی کا انحصار مال مویشیوں اور ان سے متعلقہ شعبہ جات پر ہے۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے اس شعبہ پر خصوصی توجہ دی ہے اور آئندہ مالی سال 14-2013 میں لائیوسٹاک اور ڈیری ڈویلپمنٹ شعبہ کی ترقی کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ایک ارب 44 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ مزید برآں جنگلات کے تحفظ اور بہتری کے لئے ایک ہمہ جہتی پالیسی ترتیب دی جا رہی ہے۔ اس مقصد کے لئے ابتدائی طور پر جنگلات کا سیٹلائٹ سروے کروایا جائے گا۔ اس ضمن میں 5 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

50. زراعت کا شعبہ ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے جس کا انحصار ایک جامع نظام آبپاشی پر ہے۔ پنجاب کا محکمہ آبپاشی دنیا کے سب سے بڑے نہری نظام کا حامل ہے۔ جس کو بہتر بنائے بغیر زرعی خود کفالت کا تصور ممکن نہیں۔ مالی سال 14-2013 میں محکمہ آبپاشی کے ترقیاتی کاموں کے لئے 22 ارب 40 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے جس کے تحت مندرجہ ذیل اہم ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔

- ☆ پنجاب کے مختلف بیراجوں جن میں جناح بیراج، نیو خانکی بیراج، بلوکی بیراج اور سلیمانکی بیراج شامل ہیں کی مرمت اور بحالی کے جامع منصوبہ پر کام کا آغاز کیا جا چکا ہے۔ اربوں روپے مالیت کے یہ منصوبہ جات آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھے جائیں گے۔
- ☆ پنجاب کے آبپاشی نظام میں بہتری کے منصوبے Punjab Irrigation System Improvement Project اور بحالی لوئر چناب کینال سسٹم پارٹ B پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔

ان منصوبوں پر لاگت کا تخمینہ بالترتیب 9 ارب 20 کروڑ اور 9 ارب 14 کروڑ روپے ہے۔ان منصوبہ جات کے تحت جنوبی پنجاب کے اضلاع ڈیرہ غازی خان، راجن پور، جھنگ اور بہاولنگر میں نہروں کی بحالی کا کام شروع کیا گیا ہے۔

☆ صوبے کے پسماندہ علاقوں میں جہاں نہری نظام نہیں ہے،خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ ان علاقوں میں دستیاب پانی کے وسائل کو استعمال میں لانے کے لئے منصوبے بنائے گئے ہیں تا کہ پوٹھوہار، چولستان اور ڈیرہ غازی خان کے علاقوں کو بھی ترقی اور خوشحالی کے سفر میں شریک کیا جا سکے۔

☆ اس وقت پوٹھوہار کے علاقے میں 9 ڈیموں پر کام ہو رہا ہے۔ جن کا تخمینہ لاگت 9 ارب 74 کروڑ روپے ہے ان میں سے 7 ڈیم جون 2014 تک مکمل ہو جائیں گے اور چراہ ڈیم جو کہ CDA اور پنجاب حکومت کی مشترکہ کاوشوں سے بن رہا ہے، اس کا کام جون 2015ء تک مکمل ہو جائے گا۔

☆ بارانی علاقوں کو خشک سالی کے اثرات سے بچانے کے لئے ایک مربوط پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے ابتدائی طور پر 25 کروڑ روپے کی رقم مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔

☆ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت کے مطابق پانی چوری کو روکنے کے لئے ایک مربوط پالیسی اور موثر لائحہ عمل تیار کیا گیا ہے جس کے تحت پانی چوری کے واقعات کی روک تھام کو یقینی بنایا جائے گا۔

جنابِ سپیکر!

51. عوام کے لئے انصاف کا بروقت اور ارزاں حصول ہماری حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ ماتحت عدلیہ میں ججز کی کمی کو پورا کرنے کے لئے رواں مالی سال میں حکومت پنجاب نے ایک ہزار نئی پوسٹیں قائم کر دی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عدلیہ کو بہترین انفراسٹرکچر کی فراہمی کیلئے آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں 1 ارب 71 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

52. معاشرے کی ترقی میں خواتین کے کردار کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت پنجاب نے خواتین کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے گزشتہ دور حکومت کی طرح آئندہ مالی سال میں بھی عملی اقدامات اٹھائے گی۔ آپ کو یاد ہو

گا کہ حکومت پنجاب نے پہلی مرتبہ خاتون محتسب کا تقرر کیا ہے۔ آئندہ مالی سال 14-2013 کے بجٹ میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف منصوبہ جات کا آغاز کیا جائے گا۔ ان میں بے آسرا خواتین کے لئے دارالامان اور پنجاب کی تمام تحصیلوں میں ورکنگ وومن کے لئے ہوسٹلز کا قیام شامل ہے۔ اس کے علاوہ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے ایک ارب روپے کی اضافی رقم بھی آئندہ مالی سال کے بجٹ میں رکھی گئی ہے۔

جنابِ سپیکر!

53. پاکستان مسلم لیگ (ن) نے اپنے منشور میں بتدریج محنت کش کی کم از کم تنخواہ 15,000 روپے کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس ہدف کی طرف ہم پہلا قدم اٹھا رہے ہیں اور ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مالی سال میں مزدور کی کم از کم تنخواہ میں اضافہ کر کے اسے 10,000 روپے ماہانہ کر دی جائے۔ مزدور بھائیوں کے لئے اس کے علاوہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے ذریعے اگلے مالی سال میں 6 ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے 2000 فلیٹس گوجرانوالہ، قصور، ملتان اور واربرٹن میں تعمیر کئے جائیں گے۔ مزدور بھائیوں کے 12 ہزار بچوں کو تعلیمی وظائف بھی دیئے جائیں گے۔

جنابِ سپیکر!

54. پاکستان کی تعمیر و ترقی میں ہمارے غیر مسلم بھائی بہنوں کا کردار کسی وضاحت کا محتاج نہیں۔ اقلیتی برادری کی فلاح و بہبود کے لئے طلبہ کے وظائف، کرسمس کے موقع پر مسیحی برادری کے لئے تحائف اور کرسمس بازار قائم کرنے کے منصوبے شامل ہیں۔

جنابِ سپیکر!

55. خصوصی بچوں کی کفالت اور نگہداشت کرنا کسی بھی معاشرے کے صحت مند ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔ حکومت پنجاب کوشش کر رہی ہے کہ خصوصی بچوں کی تعلیم اور بحالی کے لئے ایسے اقدامات اٹھائے کہ وہ عزت اور وقار کے ساتھ زندگی گزار سکیں اور عام بچوں کی طرح اپنی صلاحیتوں کو نکھار سکیں۔ حکومت پنجاب نے خصوصی بچوں کے لئے مفت درسی کتب، وظائف، پک اور ڈراپ، مفت کھانے اور رہائش کی سہولیات کا انتظام کیا ہے۔ اسی طرح اگلے مالی سال میں خصوصی افراد کی آسانی کیلئے تمام سرکاری بلڈنگز میں Ramp بنائے جائیں گے۔ اس

کے ساتھ ساتھ خصوصی تعلیمی اداروں میں سولر پینل فراہم کئے جائیں گے تاکہ خصوصی افراد کی تعلیم و تربیت لوڈشیڈنگ سے متاثر نہ ہو۔

جنابِ سپیکر!

56. آبادی میں اضافہ بے شمار مسائل کو جنم دیتا ہے۔ آبادی پر کنٹرول کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے پاپولیشن ویلفیئر پروگرام متعارف کروایا ہے۔ اس پروگرام کے تحت Contraceptives کے استعمال کی شرح میں بتدریج اضافہ کر کے آئندہ دو سالوں میں 40 فیصد تک کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ پروگرام بنیادی طور پر عوام میں خاندانی منصوبہ بندی جیسے اہم معاملہ پر آگاہی پیدا کرے گا۔

جنابِ سپیکر!

57. یہ معزز ایوان اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ عوامی ترقی و بہبود کے منصوبہ جات صوبائی محاصل میں اضافے کے بغیر ممکن نہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ صوبے کی آمدنی میں اضافے کے حوالے سے پچھلی بجٹ تقریر میں حکومت نے پنجاب ریونیو اتھارٹی کی تشکیل کرنے اور خدمات پر سیلز ٹیکس خود وصول کرنے کا اعلان کیا تھا۔ حکومت نے اس وعدے کو پورا کیا اور مجھے یہ بتاتے ہوئے انتہائی مسرت ہو رہی ہے کہ حکومت نے پنجاب ریونیو اتھارٹی کے ذریعے مالی سال 13-2012 میں ٹیکس کے دائرہ کار میں کسی اضافے کے بغیر 37 ارب روپے کی ٹیکس وصولی کی جو کہ مالی سال 12-2011 میں FBR کی جانب سے کی جانے والی وصولی سے تقریباً 15 ارب روپے زیادہ ہے۔

جنابِ سپیکر!

58. خودانحصاری کے بغیر نہ تو کوئی قوم ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکتی ہے اور نہ ہی بین الاقوامی سطح پر اپنے وقار کا دفاع کر سکتی ہے۔ ہماری حکومت نے ہمیشہ ایسے اقدامات اٹھائے ہیں جن سے ہماری قوم کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے میں مدد ملے گی۔ خودانحصاری کی یہ منزل حاصل کرنے کے لئے ہم نے حکومتی اخراجات میں کمی کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آمدنی کے نئے ذرائع تلاش کرنے اور موجودہ ذرائع کا دائرہ کار بڑھانے کی کوشش کی ہے۔ تاہم اس امر کو یقینی بنایا گیا ہے کہ ہم غریب طبقے پر کسی قسم کا کوئی نیا ٹیکس نہیں لگائیں گے اور صرف وہ طبقہ جو ٹیکس دینے کی استطاعت رکھتا ہے اس کو ٹیکس نیٹ میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

59. ہماری حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ Stagflation کے دور میں معاشی سرگرمیوں کو ٹیکس نہ کیا جائے اور نہ ہی کوئی ایسا ٹیکس نافذ کیا جائے جس کا بوجھ غریب اور متوسط طبقہ پر آتا ہے البتہ انتہائی پرتعیش طرز زندگی کو ہم نے پہلے بھی ٹیکس کیا تھا اور اس مرتبہ اس میں اضافہ کرتے ہوئے دو کنال اور اس سے اوپر گھروں پر یک وقتی لگژری ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے تحت دو سے چار کنال پر محیط رہائشی بنگلہ جات پر پانچ لاکھ روپے، چار سے آٹھ کنال پر محیط بنگلہ جات پر 10 لاکھ روپے اور آٹھ کنال سے بڑے بنگلہ جات پر 15 لاکھ روپے وصول کیا جائے گا۔ میں یہاں یہ واضح کر دوں کہ وہ بیوگان جو چار کنال سے کم گھر کی مالکہ ہوں ان کو اس ٹیکس سے استثنیٰ حاصل ہوگا۔

جناب سپیکر!

60. زراعت پر ٹیکس کا قانون 1997ء میں ہماری ہی حکومت نے پہلی مرتبہ متعارف کروایا تھا۔ آئندہ مالی سال سے زرعی انکم ٹیکس کے قانون کو موثر انداز میں نافذ کروایا جائے گا۔ بڑے زمینداروں اور جاگیرداروں سے ٹیکس وصول کر کے چھوٹے کاشتکاروں کی فلاح و بہبود کے لئے اضافی وسائل مہیا کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ پراپرٹی کی خرید وفروخت میں سٹہ بازی کی حوصلہ شکنی کرنے اور رہائشی پلاٹس کو عام آدمی کی دسترس میں رکھنے کے لئے بالغ پر Capital Gains Tax نافذ کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے علاوہ ٹیکس کے مدات میں اضافہ موجودہ ٹیکسوں کو rationalize کر کے، ان کے دائرہ کار میں وسعت لا کر اور انتظامی بہتری لا کر کیا جائے گا۔ البتہ یہاں بھی یہ خاص خیال کیا جائے گا کہ ان کا بوجھ غریب اور متوسط طبقے پر نہ ہو۔

جناب سپیکر!

61. تجویز کردہ بجٹ کے مطابق حکومت پنجاب اگلے مالی سال کے دوران ٹیکس کی مد میں 126 ارب 7 کروڑ کا ہدف تجویز کر رہی ہے جو رواں مالی سال کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات سے 40 فیصد زیادہ ہے۔ یہ ایک تاریخی اضافہ ہے اور اس سے نہ صرف ترقیاتی کاموں کے لئے اضافی وسائل مہیا ہوں گے بلکہ یہ صوبائی خودانحصاری کی طرف بھی ایک اہم قدم ہے۔ البتہ non tax وصولیاں جن میں ہسپتال پرچی فیس اور ٹریفک

چالان وغیرہ شامل ہیں، کوئی اضافت تجویز نہیں کی جا رہی۔

جنابِ سپیکر!

62. اب میں معزز ایوان کے سامنے مالی سال 2013-14 ء کے حکومت پنجاب کے ترقیاتی بجٹ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ مالی سال 2013-14 ء کیلئے حکومت پنجاب نے 290 ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ پیش کیا ہے۔ جس میں سالانہ ترقیاتی پروگرام 240 ارب روپے کا ہے اور 50 ارب روپے دیگر ترقیاتی مدات میں صرف کیا جائے گا۔ مالی سال 2012-13ء کے تخمینہ جات کے مقابلے میں آئندہ مالی سال 2013-14 کے ترقیاتی بجٹ میں 16 فیصد جبکہ مالی سال 2012-13 کے ترمیم شدہ بجٹ کی نسبت آئندہ مالی سال میں یہ اضافہ تقریباً 114ارب روپے کا ہے۔ شعبہ وار مختص رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سماجی شعبہ جات کے لئے	90 ارب 79 کروڑ روپے
انفراسٹرکچر کے لئے	90ارب 71 کروڑ روپے
پیداواری شعبہ جات کے لئے	11ارب 9 کروڑ روپے
خدمات کا شعبہ کے لئے	13ارب55 کروڑ روپے
متفرق شعبہ جات کے لئے	9ارب روپے
سپیشل پروگرام کے لئے	24ارب 84 کروڑ روپے
دیگر ترقیاتی ترجیحات کے لئے	50ارب روپے

جنابِ سپیکر!

63. اب میں آئندہ مالی سال کے محصولات کی تفصیل بیان کرنا چاہوں گا۔ General Revenue Receipts کا تخمینہ 871ارب 95 کروڑ روپے ہے۔ قابل تقسیم محاصل سے پنجاب کے حصے کا تخمینہ 702 ارب 12 کروڑ روپے ہے۔ صوبائی محصولات بشمول ٹیکس و نان ٹیکس ریونیو کی مد میں 169 ارب 83 کروڑ روپے موصول ہونے کی امید ہے۔

جنابِ سپیکر!

64. مالی سال 14-2013 میں جاریہ اخراجات کا کل تخمینہ 607 ارب 56 کروڑ 93 لاکھ 11 ہزار روپے ہے۔ رواں مالی سال کے ترمیم شدہ جاری اخراجات کے مقابلے میں یہ اضافہ صرف 10.5 فیصد ہے۔

جنابِ سپیکر!

65. اب میں اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال کے لئے چیدہ چیدہ سیکٹرز میں مختص کئے گئے جاریہ اخراجات کا ایک مختصر جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ان میں:

- ☆ PFC ایوارڈ کے تحت مقامی حکومتوں کو دیئے جانے والے فنڈز کا تخمینہ 239 ارب روپے
- ☆ پبلک آرڈر اینڈ سیفٹی کے لئے 93 ارب 71 کروڑ روپے
- ☆ جنرل ایڈمنسٹریشن کے لئے 101 ارب 6 کروڑ روپے
- ☆ مجموعی طور پر صوبائی اور ضلعی سطح پر شعبہ تعلیم کے لئے 210 ارب روپے
- ☆ مجموعی طور پر صوبائی اور ضلعی سطح پر شعبہ صحت کے لئے 82 ارب روپے
- ☆ صوبائی سطح پر محکمہ زراعت کے لئے 13 ارب روپے
- ☆ سرکاری ملازمین کو پنشن کی ادائیگی کے لئے 74 ارب 93 کروڑ روپے اور
- ☆ عوام کے لئے سبسڈی کی مد میں 36 ارب روپے شامل ہیں۔

جنابِ سپیکر!

آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں حکومت پنجاب سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں 10 فیصد اضافہ کا اعلان کرتی ہے اور اس کا اطلاق یکم جولائی 2013 سے ہو گا۔

جنابِ سپیکر!

66. مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ آئندہ مالی سال کا بجٹ ایک متوازن اور ترقیاتی بجٹ ہے۔ میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے محکمہ خزانہ اور محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے افسران اور ماتحت عملہ کا تہہ

دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں شب و روز انتھک محنت کی۔

جنابِ سپیکر!

67. آپ سے اجازت لینے سے پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں جن ترجیحات کا اعلان کیا گیا ہے وہ مسلم لیگ (ن) کے منشور اور حکومت پنجاب کے وژن کے عین مطابق ہیں۔ یہ ترجیحات صوبہ پنجاب کو معاشی طور پر مستحکم کرنے، عوام کو بہترین تعلیمی اور طبی سہولیات کی فراہمی، بہترین اسلوب حکمرانی قائم کرنے، نوجوانوں کو معاشرے کا فعال رکن بنانے اور زرعی اور صنعتی ترقی کو یقینی بنانے کے لئے ترتیب دی گئی ہیں۔ آج پنجاب کے عوام خادم پنجاب جناب محمد شہباز شریف کی قیادت میں ایک ایسی منزل کی طرف گامزن ہیں جہاں پر خوشحالی کا دور دورہ ہو گا اور عوام حقیقی معنوں میں ایک مطمئن اور آسودہ زندگی گزار سکیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ خدائے بزرگ و برتر کے فضل و کرم اور عوام کے تعاون سے ہم یہ منزل بہت جلد حاصل کر لیں گے۔ میں اس دعا کے ساتھ اپنی تقریر کا اختتام کرنا چاہتا ہوں: ؎

خدا کرے کہ مری ارضِ پاک پہ اترے
وہ فصلِ گل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

پاکستان پائندہ باد